باقی شعبوں پر حاوی ہے۔ اور اس نے آکاس بیل کی طرح پوری جماعت پر غلبہ حاصل کر لیا ہے اور جماعتوں کی سیاسی پہچان باقی رہ گئی ہے۔ جبکہ وہ اعلیٰ اور ارفع مقاصد جس کیلئے یہ جماعتیں وجود میں آئیں پس منظر میں چلے گئے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ایوان اقتدار تک محدود ہو کر رہ گیا۔

ذرا سوچئے کہ پاک فوج کا بنیادی کام سرحدوں کی حفاظت ہے۔ ملکی دفاع ان کی اعلیٰ ترین ترجیح ہے اگر وہ یہ کام چھوڑ کر سیاست میں دخیل ہوں تو ہم انہیں ملامت کرتے ہیں اور قانون شکنی اور اختیارات سے تجاوز گردانتے ہیں۔ اور بار بار یہ مطالبہ دہراتے ہیں کہ فوج بیرکوں میں واپس جائے، آخر کیوں؟ ظاہر ہے جب کوئی بھی ادارہ اپنے اصل اہداف سے روگردانی کرے گا یا حد سے تجاوز کرے گا تو اس کے خلاف ردعمل تو سامنے آئے گا!

یہی کیفیت اس وقت تمام دینی جماعتوں کی ہے۔ جو اپنے اصل مقصد سے کوسوں میل دور جا چکی ہیں۔ ان کی آبرومندانہ واپسی ہی ان کے وقار کا باعث ہے۔ كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر ......(الآیۃ) خیر امت بننے کیلئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینا ہوگا۔ اور یہی ان دینی جماعتوں کی اصل ذمہ داری ہے اگر وہ خود اپنے کام کی طرف لوٹ آئیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ اور وہ وقار اور عظمت رفتہ انہیں دوبارہ مل جائے گی۔

اس لئے ہماری تمام دینی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ سیاست کا شوق پورا کریں لیکن اپنے اصل کام میں بھی پوری دلچسپی لیں اور اسلام کی دعوت کو عام کرنے، لوگوں کی اصلاح اور صالح معاشرہ کے قیام میں اپنا اپنا کردار ادا کریں۔ امید ہے تمام جماعتوں کے سربراہ ان معروضات پر توجہ فرمائیں گے اور اپنے متعین کئے ہوئے مقاصد کے حصول میں سنجیدگی کے ساتھ عمل پیرا ہونگے۔

کٹاس کے مندروں کی تعمیر نو!

گذشتہ دنوں بھارت کے اپوزیشن لیڈر ایل۔ کے ایڈوانی سات روزہ دورے پر پاکستان آئے۔ اس دورے میں جہاں انہوں نے اسلام آباد لاہور اور کراچی کا سفر اختیار کیا۔ وہاں ان کی اہم ترین معروفیت اور پروگرام کٹاس کے مندروں کی تعمیر نو کا سنگ بنیاد رکھنا تھا۔ جس کا اہتمام پنجاب حکومت نے کیا۔ اس سارے عمل کی نگرانی سرکاری مسلم لیگ (ق) کے سربراہ چوہدری شجاعت حسین نے کی اور مندروں کی تعمیر نو کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ان مندروں پر تمام اخراجات پنجاب حکومت برداشت کرے گی۔ اور اس کی نگرانی مقامی ہندوؤں کو دی جائے گی۔

مندروں کی تعمیر نو پر اظہار خیال کرنے کی ہمیں چنداں ضرورت نہ ہوتی اگر یہ کام کوئی غیر متنازعہ شخص کرتا۔ لیکن دکھ اور رنج اس بات پر ہے کہ ایک ایسے متعصب اور کٹر ہندو کی عزت افزائی کی گئی اور اس کے ہاتھ سے مندروں کی تعمیر نو کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں اور بابری مسجد کو منہدم کرنے کا مرکزی کردار ہے۔ اور اس کے ہاتھ بابری مسجد کی گرد سے اٹے ہوئے ہیں۔ بابری مسجد کی جگہ مندر کی تعمیر کی تیاری زوروں پر ہے اور یہی ایڈوانی اس کا روح رواں ہے۔ ایسے ظالم اور جابر آدمی کی (جو مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ زہر اگلتا ہے) کی پذیرائی کرنا اور اس کی رضا اور خوشنودی کیلئے ذلت آمیز رویہ اختیار کرنا چوہدری شجاعت حسین کیلئے بذات خود باعث شرم بات ہے۔

کٹاس کے مندر صدیوں پرانے ہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ عمارتیں بوسیدہ ہو کر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئیں۔ قیام پاکستان کے بعد یہاں کوئی ہندو نہ رہا۔ لہٰذا ان کی دیکھ بھال بھی نہ ہوئی۔ اب جبکہ حکومت پاکستان ہندوستان کے ساتھ دوستی اور اچھے تعلقات بنا رہی ہے تو اس طرح کا طرز عمل اختیار کر رہی ہے جس سے یہ تاثر ملے کہ وہ ہندوستان کی ہر سطح پر خدمت کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ وہ ان کی دوستی کا اعتبار کریں۔ اور ایسے کام جن کا نہ تو تقاضا ہندوؤں نے کیا اور نہ ہی انہیں اس کی ضرورت ہے۔ لیکن حکومت وقت از خود یہ ثابت کرنے کیلئے کہ ہم آپ کے ساتھ بے حد مخلص ہیں اور ہندو کی متروکہ املاک یا مندر کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ اور ان کی تعمیر نو کے تمام اخراجات بھی برداشت کر رہے ہیں۔ جب کہ اس کے مقابلے میں مسلمان لاتعداد اعلیٰ ترین مساجد چھوڑ کر آئے جنہیں ہندوؤں اور سکھوں نے اصطبل بنا لیا یا ان میں رہائش اختیار کر لی اور آج تک ایک بھی مسجد ایسی نہیں جس کی تعمیر نو کی گئی ہو یا کسی بھی پاکستان کے اعلیٰ عہدیدار کی بھارت یاترا کے موقعہ پر اس سے سنگ بنیاد رکھوایا گیا ہو۔ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو تباہ و برباد کیا گیا۔ حتیٰ کہ تاریخی بابری مسجد کو متنازعہ بنا کر مسمار کر دیا گیا۔ اس توہین آمیز رویے کی نہ تو صاحبان اقتدار کو ہندوستان جا کر مذمت کی توفیق ہوئی اور نہ ہی اس کی تعمیر نو کا مطالبہ کیا گیا۔ چوہدری شجاعت حسین خود ہندوستان تشریف لے گئے لیکن کیا وہاں کسی قدیم بوسیدہ مسجد کا سنگ بنیاد ان سے رکھایا گیا۔ اب جبکہ بھارت حکومت کا ہمیشہ یہ رویہ رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کو مذہبی اذیت دیں اور خصوصاً ایل۔ کے ایڈوانی کا نعرہ ہی یہ ہے کہ "ہندوستان میں رہنا ہے تو ہندو بنو"۔ اس کی آمد پر یہ وارے وارے جائیں، اور ایسے مندروں پر سرکاری روپیہ خرچ کریں جہاں ایک بھی ہندو رہائش پذیر نہیں ہے، یہ عمل کیونکر پسندیدہ قرار دیا جائے گا۔

حکومت پنجاب کے اس طرز عمل پر غور و فکر اور تدبر کی ضرورت ہے۔ مروت، رواداری ایک اچھا عمل ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ بعض معاملات میں یہ طرز عمل انسان کے بارے میں بہت سی بدگمانیاں پیدا کر دیتا ہے۔ لہٰذا ہماری موجودہ حکومت سے عموماً اور چوہدری شجاعت حسین سے خصوصاً یہ گذارش ہے کہ ان کی فراخدلی سے نہ تو ہندو ان کا شکر گزار ہوگا اور نہ ہی انکا رویہ تبدیل ہوگا۔ اور نہ ہی وہ دل سے دوستی کریں گے۔ لہٰذا کہیں ایسا نہ ہو "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" کے مصداق پھر کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں۔ امید ہے ان معروضات پر ہمدردی سے غور فرمائیں گے۔

نیز عوامی حلقوں میں یہ بات بھی شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے کہ بعض جہادی تنظیمیں جو لال قلعہ فتح کرنے کا نعرہ لگاتی تھیں، ایڈوانی کی آمد پر منظر سے غائب رہیں اور پاکستان میں اس کی موجودگی تک کوئی بیان نہیں دیا۔ حتیٰ کہ بتکدوں کی تعمیر نو اور ان کی سرپرستی کرنے پر بھی چپ سادھ لی...... یاللعجب